مرزاصاحب

اور

نبوت

محقق دوران علامہ زمان قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مضف رحمتہ للعالمین سیشن جج بھٹنڈہ

جناب قاضی عبد الباقی صاحب قدسی منصور پوری

شیخ عبد الشکور قریشی صدیقی سنامی بلاک جی ڈیرہ غازی خان

شیخ عبد السعید قریشی سنامی سٹی کونسلر ڈیرہ غازیخان

مرزا صاحب اور نبوت! 3
اللہ پاک کی نسبت 11
ملائکہ کے متعلق 11
کتابوں کی نسبت 12
انبیاء علیہم السلام کی نسبت 12
بعث بعد الموت کے متعلق 13
احوال برزخ اور عذاب و نعم قبر کی احادیث 13

مرزا صاحب اور نبوت!

میرے ایک دوست نے مجھے یکم رمضان المبارک کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اشتہار مورخہ 5 نومبر 1901ء دکھلایا جس میں مرزا صاحب نے اپنا نبی ورسول و محمد رسول وخاتم الانبیاء ہونے کا اشتہار دیا ہے۔ اس اشتہار میں مرزا صاحب نے دو باتیں بہت صحیح لکھی ہیں۔

اول یہ کہ جماعت مرزائی میں ایسے [1] لوگ ہیں جو مرزا صاحب کے دعوے اور دلائل سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کی کتابوں کو بھی انہوں نے غور سے نہیں پڑھا اور صحبت میں رہ کر بھی تکمیل نہیں کی۔

دوم: یہ کہ نبی اور رسول بننے کا دعویٰ مرزا صاحب کو مدت مدید سے ہے۔ امر دوم کے ثبوت میں مرزا صاحب نے براہین (مرزا صاحب کی ایک کتاب) کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ ان حوالوں سے اگر مرزا صاحب کا مدعا اپنی نبوت کی قدامت کا اظہار ہو تو یہ استدلال کچھ کمزور نہیں لیکن اگر اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے سکوت سے انکی قبولیت و تسلیم کے معنی نکالنے چاہتے ہیں، تو یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جب مرزا صاحب کو خود اقبال ہے کہ ان کے مریدوں نے بھی ان کی کتابوں کو نہیں پڑھا اور ان کے دعوی کو نہیں سمجھا، تو عام مسلمان کا ان کی کسی کتاب کو نہ پڑھنا اور نہ سمجھنا باولیٰ ثابت ہو گیا۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہے کہ براہین کے مندرجہ الہامات کو پڑھنے والوں نے سکوت کے ساتھ نہیں دیکھا۔ چنانچہ براہین صفحہ ۵۴۴ سے آشکار ہے کہ مولوی غلام علی صاحب و مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری و مولوی عبد العزیز صاحب امرتسری نے ان ہی دنوں ان کا سخت انکار کر کے ان الہامات کو مجانین (مجنون کی جمع) کے خیالات بتلایا تھا۔

---

[1] ان لوگوں میں ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان بھی شامل ہے جس نے ۱۰ جون کے اخبار میں مرزا صاحب کا نبی ورسول نہ ہونا پُرزور عبارت میں تحریر کیا تھا۔

قادیان میں آنے والے مریدین کی درندگی و حوش طبعی بد تہذیبی، باہمی بد کلامی، دشنام دہی (برا بھلا، گالی دینا) بلکہ استعمال کلمات فحش کا ذکر مرزا صاحب نے اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے آخری اشتہار میں کیا ہے اور اس پر حکیم نور الدین صاحب کی زبانی تصدیق ہے کہ یہ لوگ درست ہونے کے بجائے قادیان میں آکر اور زیادہ خراب ہو جاتے ہیں۔

ناظرین مرزاصاحب نے مندرجہ اشتہار کو مطبوعہ براہین بتلاکر اپنے دعویٰ کی بنیاد کو پانی تک پہنچایا ہے۔ لیکن براہین سے اس مدعا کی تائید نہیں ہوتی مثلاً آیت هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔) کو براہین صفحہ ۴۹۸ پر دیکھو۔ مرزاصاحب یوں لکھتے ہیں کہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے پیشگوئی ہے اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام پھیل جائے گا۔ اب مرزاصاحب سے دریافت طلب ہے کہ براہین کے مندرجہ بالا بیان پر بھی آپ کو ایمان ہے یا نہیں کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے؟ لیکن اگر خود آپ مسیح ہیں تو جسمانی طور پر سیاست ملکی کی عنان بھی ہاتھ لیجئے گا یا نہیں؟

اگر دونوں باتوں سے انکار ہے تو براہین کا حوالہ آپ کو کیوں کر مفید ہو سکتا ہے مثلاً جَرِيُّ اللهِ فِي حُلَلِ الْأَنْبِيَاءِ (ترجمہ: خدا نبیوں کے لباس میں دوڑتا / چلتا ہے۔) کو دیکھو اشتہار میں تو حُلّہ (چادر، جبّہ، چغہ، دو کپڑوں کا جوڑا یعنی ازار اور چادر) انبیاء کے پہننے سے مراد نبی بن جانا بتلادیا ہے اور براہین صفحہ ۵۰۴ پر لکھا ہے کہ امت محمدیہ کے بعض افراد کو حُلّہ انبیاء عطا ہوتا ہے، یہ لوگ نبی نہیں ہوتے، پر نبیوں کا کام ہدایت و وعظ، ان کے سپرد ہوتا ہے۔ براہین میں نبوت سے انکار اور اشتہار میں اقرار نبوت پر اصرار ہے اور ہر دو حالتوں میں تمسک ایک ہی الہام سے ہے۔

تیسری آیت وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (ترجمہ: مگر اللہ کے رسول اور آخری نبی ﷺ) پر غور کیجئے۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۵ پر اس آیت کے تمسک سے اپنے آپ کو رسول اللہ کا صرف ایک جزو اور اپنی نبوت کو غیر تامہ (نامکمل) بتلایا تھا اور اشتہار میں اسی کی دلیل پر اپنا رسول اور محمد ﷺ خاتم الانبیا ہونا تحریر کیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ جب ان کی سابقہ الہامی کتابوں اور حاشیہ اشتہار میں باہمی اس قدر تضاد و تناقض (تضاد، اختلاف) ہے تو مرزاصاحب کو پہلی تصنیفات کے حوالہ جات دینے کی کیوں جرات ہوئی ہے۔

اس ضروری تمہید کے بعد میں ناظرین کو اشتہار کے چند مقامات پر خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

مرزاصاحب لکھتے ہیں کہ "براہین احمدیہ میں مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔) موجود ہے۔ اور اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے، اور رسول بھی۔"

محمد رسول ﷺ کے ساتھی جو کفار کیلئے سخت تھے۔ انہوں نے ہرقل اور پرویز کی سلطنتوں کو فتح کیا تھا اور باہمی رحم ان میں ایسا تھا کہ نزع میں بھی خود پانی نہ پی کر دوسرے کو پلاتے تھے۔ مرزاصاحب اپنے مریدوں کے باہمی برتاؤ کی شہادت تو شہادۃ القرآن میں دے چکے ہیں، اب پبلک کو یہ دیکھنا باقی ہے کہ وہ شدت بر کفار کا کیا نمونہ دکھلاتے ہیں۔

اس الہام کا حوالہ بھی براہین سے دیا گیا ہے۔ میں نے براہین صفحہ ۵۱۹ پر اس الہام کو دیکھا۔ لیکن اس مقام پر صراحۃً یعنی تفصیلاً تو ذکر کیا کنایۃً یعنی اشارتاً مرزاصاحب نے تحریر نہیں کیا۔ کتابت مذکورہ بالا کے الہام میں ان کی ذات سے مراد لی گئی ہے، براہین تو کیا اور اس کے بعد متعدد

الہامی کتابیں لکھیں۔ اپنی شرف و بزرگی کے مضامین سے بیسیوں ورق پُر کئے لیکن کسی جگہ بھی نہ فرمایا کہ میرا نام محمد رسول اللہ ہے۔ بیشک ۵ نومبر کے اشتہار سے پہلے ایسی لمبی خاموشی کے کوئی معنی ہونے چاہئیں؟

اب قابل غور یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو تصوراً محمد ﷺ کہتے ہیں۔ اور ظلی و بروزی طور محمد ﷺ بنتے ہیں۔

سوال یہ ہے: کہ الفاظ تصویر، ظل (سایہ، پرچھائیں، عکس، پرتو)، اور بُروز (ظہور، کسی مخفی شے کے نظر آنے کا عمل یا کیفیت) کے معنی ایک ہی ہیں یا جدا جدا ہیں۔ اور اگر جدا جدا ہیں تو پھر مرزا صاحب کس لفظ کے اعتبار و معنی سے محمد ﷺ ہیں۔

تصویر کو رسول کریم ﷺ کی صورت پاک سے کیا مناسبت ہو سکتی ہے؟ اور شکل انعکاسی (شکل کے عکس) کو وجود باوجود یعنی اصل وجود کے کمالات کیسے مل سکتے ہیں۔ فتح مکہ کی حدیث میں ہے کہ آنخضرت ﷺ نے بیت اللہ کے اندر حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی تصاویر کو دیوار پر بنے ہوئے دیکھا، اسی وقت ان تصاویر کو محو یعنی کھرچوا، مٹوا دیا۔ اور تصاویر بنانے الوں پر لعنت فرمائی۔ اس سے واضح ہے کہ تصویر خواہ کسی نبی یا رسول کی بھی کیوں نہ ہو۔ وہ بہر حال محوِ دمک (انکی اصل شخصیت میں کمی) اور ازالہ کیلئے ہے۔

اب رہا ظلی (سایہ) طور پر محمد ﷺ ہونا تو کیا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے کہ کسی وجود کے سایہ میں بھی وہی کمالات موجود ہوتے ہیں جو شخص میں ہوتے ہیں۔ اگر نہیں تو ظلی ہو کر بھی مرزا صاحب ہر گز ہر گز محمد ﷺ نہیں بن سکتے۔ کسی ظل کے تغیر پذیر و زوال گیر ہونے کے متعلق کہا ہے۔

سایہ کی طرح ہم نہ ادھر کے ۔۔۔ نہ ادھر کے

اہل عرب بھی سریع الزوال لاشی وجود کو ظل زائل سے سے تشبیہ دیا کرتے ہیں۔ سیرت کی کتابوں میں کثرت طُرق (روایات) کے ساتھ یہ امر بیان کیا گیا ہے۔ کہ آنخضرت ﷺ کے جسم اطہر وجود منور کا سایہ نہ تھا۔ شاید اسکی وجہ یہی ہو کہ کسی مدعی کو بطور مجاز (مثال) بھی یہ کہنے کی جرأت نہ ہو سکے کہ میں ظل (سایہ) محمد ہوں۔ کیونکہ جس چیز کی حقیقت ہی موجود نہیں، اس کیلئے مجاز کیونکر استعمال ہو سکتا ہے۔

اب رہا بُروزی طور پر مرزا صاحب کا محمد ﷺ ہونا یہ تو بالکل ہی غلط ہے۔ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ غلط ہے۔ مرزا صاحب نے لفظ بُروز کا استعمال فرمایا ہے جس کے معنی لوگوں کو بہت کم معلوم ہیں۔ بُروز کے معنی ظاہر ہونا اور باہر نکلنا ہے۔ (منتخب اللغات) اور قرآن مجید میں اس لفظ کا استعمال آیات مندرجہ حاشیہ میں قبور مردوں کے نکلنے کے معنی، یا اوٹ میں سے نکل کر سامنے آجانے کے معنی میں لیا گیا ہے۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ترجمہ: اور سب لوگ اللہ کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے جو یکتا ہے بڑا زبردست ہے۔)

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا (ترجمہ: اور سب لوگ اللہ کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے)

يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ (ترجمہ: جب سب لوگ ظاہر ہو جائیں گے اور ان میں سے کسی کی کوئی چیز خدا پر مخفی نہیں رہے گی)

سامنے آنے کے متعلق

وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ (ترجمہ: اور جب یہ لوگ جالوت اور اس کے لشکر کے آمنے سامنے ہوئے)

قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ (ترجمہ: فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے)

فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ (ترجمہ: پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں)

جس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُرُوز اس کو کہتے ہیں کہ جو جسم چھپ گیا تھا، وہی آشکار ہو جائے، او جھل جسم سامنے آجائے۔ پس یہ نہیں ہو سکتا کہ اس لفظ کا اطلاق ایسے غیر شخص پر کیا جائے جو خود ہی شخصیت کے لحاظ سے اپنا غیر ہونا یعنی کوئی اور ہونا تسلیم کرتا ہو۔ بُرُوز محمدی کے معنی تو صرف یہ ہیں کہ محمد ﷺ مدینہ طیبہ کے مرقد / قبر منور اور راحت گاہ پاک سے اٹھ بیٹھیں، جسکی بابت ہمارا ایمان ہے کہ ایسا واقعہ نفخ صور یعنی صور پھوکنے کے بعد ہی ہوگا زیادہ تر غور کے قابل یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ظلی و انعکاسی و بروزی طریقوں پر محمد ﷺ بن جانے کی فکر میں سیرت صدیقی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور سیرت صدیقی کی کھڑکی سے داخل ہونے والے کو چادر نبوت کا پہنایا جانا تحریر کیا ہے۔ پس ضروری تنقیح یہ ہے کہ چادر نبوت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی کبھی پہنائی گئی یا نہیں؟ اور صدیق رضی اللہ عنہ امت کو بھی ظلی یا انعکاسی یا بروزی طور پر کسی دن محمد ﷺ تسلیم کیا گیا یا نہیں؟ کیونکہ جب مشبہ بہ میں کوئی صفت حاصل نہ ہو اس وقت تک مشبہ کو اس کے ساتھ کوئی بھی وجہ تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے کمال فخر کا مقام ہے جس سے ان کا فنا فی الرسول یعنی رسول ﷺ پر فنا ہونا نکلتا ہے جہاں قرآن مجید میں اللہ پاک نے بعثت رسول کی روایت فرما کر إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا (ترجمہ: بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔) کہا اور ان کی معیت (ساتھ ہونے کی حالت یا کیفیت، طرف داری) کا اظہار فرما یا ہے۔ ہم کو دیکھنا چاہئے کہ اُنہیں اس مقام پر رہنے کا کیا نام رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید نے تو جو لفظ استعمال کیا ہے وہ لِصَاحِبِهِ (ترجمہ: اپنے ساتھی کو) ہے۔ اب مرزا صاحب دیکھیں جب صدیق اُمت رضی اللہ عنہ اس مقام پر بھی جسکی توصیف قرآن مجید میں موجود ہے- اس سے بڑھ کر اور خطاب نہیں پا سکے تو پھر کوئی اور شخص یا خود آپ سیرت صدیقی کی کھڑکی سے داخل ہو کر کیونکر چادر نبوت اوڑھ سکتے اور نبی و رسول کہلا یا بن سکتے ہیں۔

مرزا صاحب اسی اشتہار صفحہ (۶) پر لکھتے ہیں: یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار ہا دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں [1]۔ اور بروزی رنگ میں کمالات کیساتھ اپنی نبوت کا اظہار کریں۔ اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ بروزی رنگ میں بذات خود محمد ﷺ تشریف فرما ہوتے ہیں جس سے معلوم ہو گیا کہ مرزا صاحب لفظ بروز کو تناسخ (آواگون، ایک صورت سے دوسری صورت میں ہونا) کے ہم معنی استعمال کرتے ہیں حالانکہ اہل تناسخ کا خود ہی رد اور تکفیر کر چکے ہیں۔

مرزا صاحب سے دریافت طلب اس فقرہ کے متعلق یہ ہے کہ کیا آپ سے پیشتر بھی کوئی شخص بروزی رنگ میں نبوت محمدیہ سے مشرف کیا گیا ہے؟ اگر کوئی شخص ایسا گزرا ہو اور اسے آج تک مسلمان سمجھا جاتا ہو تو اس کا نام پیش کرنا چاہئے۔ اور اگر نہیں تو مرزا صاحب نے یہ امکان کہاں سے قائم کیا؟ اور جب ہزاروں اشخاص ایسے ہی ہو سکتے ہیں تو اپنا نام محمد خاتم الانبیاء کیوں کر تحریر فرمایا؟ مرزا صاحب کو خدا سے ڈرنا چاہیے کہ اس اندازِ کلام سے آپ نہ صرف اپنے لئے حصول نبوت کے خواستگار ہیں بلکہ دورِ مستقبل کے واسطے بھی ہزاروں شوخ دیدہ لوگوں کے لئے جن میں دین و دنیا کی غیرت نہیں ہوتی، ادعائے (دعویٰ) حصول نبوت محمدیہ کا دروازہ کھولتے ہیں۔

مرزا صاحب نے اسی اشتہار کے صفحہ ۳ پر اپنا نام **"نبی"** تجویز کر کے لکھا ہے کہ میرا نام محدث نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ تحدیث کے معنی کسی کتاب لغت میں اظہار غیب نہیں، مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہیں۔ ناظرین توضیح المرام میں جس کے ٹائٹل صفحہ پر بھی الہامی الہامی چھپا ہوا ہے، مرزا صاحب یہ لکھ چکے ہیں اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے، اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے مرزا صاحب ان ہر دو فقرات کو دیکھیں اور بتلائیں (ان کو قسم کھانے پر بھی مجبور نہیں کیا جاتا) کہ الہامی کتاب میں آپ نے خدا کی طرف سے محدث ہو کر آنا لکھا تھا۔ اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہونا۔ اب اشتہار میں آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا نام محدث نہ رکھا جائے۔ اور ایک معنیٰ کی شرط بھی اٹھا کر صرف 'نبی' کہا جائے، اسکی کیا وجہ ہے؟ جواب سے پیشتر توضیح / وضاحت کی یہ عبارت بھی پڑھ لیں، محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے، گو اس کے لیے نبوت نامہ نہیں، تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہوتا ہے۔ براہ مہربانی بتلائیں کہ اب جو آپ نے نبی و رسول بن کر نبوت محمدیہ کا دعوی کیا ہے، تو آپ کی پہلی نبوت ناقصہ و نبوت جزئیہ میں کیا کسر تھی؟ اور اب وہ کیونکر پوری ہو گئی؟ دونوں حالتوں کا موازنہ بصراحیت (واضح طور پر) دکھلانا چاہیے۔ رہا یہ امر کہ محدث پر غیب ظاہر ہوتا ہے یا نہیں، سو توضیح المرام میں آپ نے لکھا ہے کہ "محدث" پر امور غیبیہ ظاہر کئے جاتے ہیں۔

---

[1] مرزا صاحب کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح دوسرے اجساد میں حلول کرتی رہتی ہیں، اور اسی کا نام بروز ہے۔ وہ اس عقیدہ کو رکن ایمانیہ سمجھتے ہیں۔ آئینہ کمالات صفحہ ۳۴۲ سے ۳۴۷ تک قابل ملاحظہ ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی بیوی کو ام المومنین کا خطاب دیا ہے۔ اب خدیجۃ الکبریٰؓ کے رنگ میں بروز فرمانے میں کچھ دیر نہ ہو گی۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر اشتہار کی عبارت سچی ہے، اور تحدیث کے معنی کسی کتاب لغت میں اظہار غیب نہیں، تو آپ نے الہامی کتاب میں یہ معنی کیوں کر لکھ دیئے تھے۔ اور اگر الہام نے یہ معنی بتلائے تھے، تو اب اس سے انکار کرنے کی کیا ضرورت قوی آپڑی ہے۔

مرزاصاحب سے یہ بھی التماس ہے کہ براہ مہربانی وہ حدیث شریف سَيَكُونُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللهِ (ترجمہ: میری امت میں تیس /30 جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر کوئی یہ دعوی کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں) کی بھی شائع کریں اور مسلمانوں کو سمجھا دیں کہ یہ تیس دجال کذاب جس میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی اللہ گمان کرتا ہو گا، امت محمدیہ کے اندر کس شان کے ہوں گے ؟ آیا ان کا دعویٰ ظلی و بروزی طور پر نبی بننے کا ہو گا، یا اور کسی طرح؟ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان فرمادیں کہ جب مسیلمہ کذاب آنحضرت ﷺ کی حضور میں بھی اقرار شہادتین کر چکا تھا، اور تحریروں میں بھی آنحضرت ﷺ کا نبی ورسول ہونا تسلیم کرتا تھا۔ صرف اتنی بات تھی کہ اپنے آپ کو بھی رسول کہتا تھا۔ تو پھر اس کو کذاب کہنے کی کیا وجہ تھی ؟ اور آپ کے دعوے میں اس سے کیا مغایرت (فرق، ناموافقت) ہے ؟

مرزاصاحب یہ بھی بتلادیں کہ اگر آپ بائیس سال سے نبی اور رسول ہیں، تو پھر کیا وجہ ہے کہ مرید ان جناب کو اِس دعوی کی آج تک خبر نہ ہوئی۔ کیا یہ تفہیم جناب کی کوتاہی ہے یا فہم مریدین کا قصور ہے اور اگر مریدین یہ عرض کریں کہ جب حضرت اقدس خود ہی الہامی کتابوں میں من نیستم یعنی میں نہیں رسول لکھتے اور اپنے آپ کو محدث بتلاتے رہے، تو ہم لوگوں کا کیا قصور ہے۔ تب [1] فرمایئے کہ اس راز داری، معماخوانی (پیچیدہ مسئلہ کا بیان)، چیستاں گوئی (شعر میں پہیلی کہنا)، نصاب افگنی سے کیا مُدعا تھا؟ کیا انبیاء اللہ میں سے اور کسی نبی نے بھی ایسا کیا ہے کہ ان کے دعویٰ نبوت ورسالت کی خبر ان پر ایمان لانے والوں کو بھی سالہا سال تک نہ ہوئی ہو۔

مرزاصاحب آپ اپنی کتاب تبلیغ صفحہ ۷۹، ۸۰ پر ایک نظر ڈالیں۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ انکی امت نے لوگوں کو راہ حق سے دور پھینک کر ہلاک کر ڈالا ہے، اور خود بغی وعصیان (باغی ہوکر نافرمانی) میں گرفتار ہے، تو انہوں نے اللہ سے ایک نائب کی درخواست کی جو انہی کی حقیقت وجوہر وہنر کا مشابہ اور بمنزلہ ان ہی کے اعضاوجوارح یعنی جسم اور اس کے دیگر اعضا کے ساتھ ہو۔ اللہ نے ان کی دُعا کو قبول فرما کر میرے دل میں مسیح کے دل سے پھونکا گیا۔ اور مجھے توجہات واردات مسیح کا ظرف بنایا گیا ہے۔ حتی کہ میرا نفس ونسمہ اس سے بہرہ ہو گیا۔

---

[1] مرزاصاحب نے بیت اللہ میں کھڑے ہو کر قسم کھانے پر آمادگی کی ہے۔ لیکن تائید الاسلام میں یہ پیش گوئیاں چھپ چکی ہے کہ مرزاصاحب کو طواف بیت اللہ نصیب نہ ہو گا.

اور اب میں وجود مسیح کی سلک (تعلق رسائی) میں اس طرح پرو دیا گیا ہوں کہ ان کا روح میرے نفس کے اندر عیاں ہے اور ان کا وجود میرے اندر پنہاں، مسیح کی جانب سے ایک برق کوند کر آئی۔ اور میری روح نے اس سے کامل یعنی مکمل طور پر ملاقات کی۔ مجھے وجود مسیح کے ساتھ جو اِلصاق (ملنا یا چپکنا) ہوا ہے، وہ تخیل سے بڑھ کر ہے۔ گویا میں خود مسیح بن گیا ہوں، اور اپنی ہستی سے جدا ہو چکا ہوں، میرے آئینہ میں مسیح کا ہی ظہور و تجلی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میرا دل میرا جگر میری عروق (بدن کی رگیں) میرے او تار وجود مسیح سے ہی بھرے ہوئے ہیں۔ اور میرا یہ وجود مسیح کے جوہر وجود (ذاتی قابلیت اور صلاحیت) کا ہی ایک ٹکڑا ہے۔ اس وحدت وجود (صوفیانہ عقیدہ کہ جو کچھ اس دنیا میں نظر آتا ہے وہ خالق حقیقی کی ہی مختلف شکلیں ہیں) پر غور اور مکرر غور کے بعد مرزا صاحب بتلائیں کہ جب آپ بالکل مسیح ہی بن گئے۔ تو پھر آپ کا آیت خاتم النبین کے بعد نبی و رسول بنا کیوں کر حیثیت محمدی کے منافی نہیں۔ کیونکہ آپ مرزا غلام احمد تو رہے نہیں۔ روح اور جسم سے مسیح بن چکے اور اپنی پہلی ہستی سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ نیز قدیم مسلمانوں کے عقیدہ نزول مسیح پر جو خود گھڑت اعتراضات آپ نے کئے ہیں، وہ کیوں کر آپ پر وارد نہیں ہوئے۔ اس کا جواب دینے سے پیشتر یہ یاد رکھنا ہو گا کہ آپ گوشت پوست سے بالکل مسیح ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیں کہ ایک دفعہ مسیح بن جانے کے بعد پھر جزوی طور پر آپ آنحضرت ﷺ کب اور کیونکر بنائے گئے۔ اور اگر یہ صحیح ہے کہ الہام براہین میں آپ کو محمد رسول اللہ بنایا گیا تھا۔ تو پھر اس کے بعد مسیح بنائے جانے میں جو متفقیت ہوئی، اسکی کیا وجہ ہے؟

آنحضرت ﷺ کا سید الانبیاء ہونا امید ہے کہ اب تک مرزا صاحب تسلیم کرتے ہوں گے۔ اور اگر آپ مسیح پہلے بنائے گئے اور محمد خاتم الانبیاء بعد میں تو الہام براہین کے کیا معنی ہیں؟ نیز یہ واقع کب ہوا؟ اور وحدت وجود مسیح سے آپکو جدا کر کے وحدت وجود محمدی کا درجہ و شرف کب عطا ہوا۔

تبلیغ کے بعد ازالۃ الادہام کو لیجئے۔ آپ نے کہا ہے کہ آیت وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِي اسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ (میرے بعد ایک رسول کی بشارت دینے والا جس کا نام احمد ہو گا) میری شان میں ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جمالی و جلالی صفات کے رو سے محمد ہے۔ اور احمد سے مراد صرف جمالی شخص ہے۔ (جو خود مرزا صاحب ہیں)

مرزا صاحب بتلائیں کہ ازالۃ الادہام لکھتے وقت آپ نے ایک آیت کے تمسک (نصبت) سے اپنے آپ کو محمد ﷺ کا غیر بنایا تھا۔ اور غیر ہونے کی وجوہات بھی خود ہی تحریر کئے تھے۔ تو اب آپ خود ہی محمد ﷺ کیونکر ہو گئے۔ براہ مہربانی بتلایئے کہ آیت مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ (ترجمہ: رسول کی بشارت دینے والا) سے آپ کا تمسک کرنا غلط تھا۔ یا آیت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ (ترجمہ: محمد ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں) سے استدلال غلط ہے اور چونکہ ازالہ بھی الہامی کتاب ہے اس لئے کونسا الہام غلط ہے اور منشاء غلطی کیا ہے؟

ناظرین: مرزا صاحب کو جواب باصواب پر غور کرنے کے لیے چھوڑ کر مرزا صاحب کے رنگ آمیز دعوں کی بہار دیکھیں پہلے آپ مجدد بنے۔ اور پھر براہین کے چند مقامات پر حضرت مسیح کے دوبارہ نزول اور سیاست ملکی کو تسلیم کر کے خود ان کی پہلی زندگی کا نمونہ بنا تجویز و دلپسند فرمایا۔ پھر (توضیح وغیرہ) وفات مسیح کا دعویٰ باندھ کر انکے مثیل و جانشین بنے، پھر مسیح کو اپنے ممبر پر قدم رکھنے سے ڈانٹ بتانے لگے۔ پھر (تبلیغ) خود مسیح کا

وجود دکھلائے کبھی حضرت فاروق کی نظر پیش کر کے محدث کہلائے اور کبھی لَا مَهْدِیَ اِلَّا عِیْسیٰ (ترجمہ: کوئی مہدی نہیں سوائے عیسی کے) کی وضع حدیث کے تمسک (نصبت) سے مہدی و عیسیٰ (ازالہ) دونوں خود بنے کبھی ملہمون (یعنی جن کی طرف الہام کیا جاتا ہو) پر فضلیت جتلانے کے لیے خلیفہ وقت و امام زمان کہلائے (رسالہ ضرورت امام)

کبھی حضرت سلمان فارسی والی حدیث (ازالہ) "رجل" کا شرف حاصل کرنے کے لئے فارسی النسل ہونے کا اظہار کیا اور کبھی اپنے آپ کو خاندان شاہی میں بتلانے کے لئے سمرقندی الاصل ہونا بتلایا کبھی اپنی زمینداری کو بھی مطابق پیش گوئی بنانے کے لیے حدیث حارث حراث کا مصداق (حاصل، عنوان) خود کو ٹھہرایا۔ کبھی اپنی رسالت کے ثبوت میں آیت وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ (ترجمہ: رسول کی بشارت دینے والا) کو پیش کر کے احمد بن گئے۔ اب اشتہار ہذا میں محمد ﷺ ہونے کا دعوی ہے۔ فارسی النسل بننے کی جگہ خاندان سیادت (حضرت فاطمہ علیہ السلام کی نسل سے ہونے کا شرف) سے تعلق کا اظہار کیا ہے کہ ایک دادی سیدانی تھی۔ محدث کے کمالات کو دل سے محو اور عمر فاروقؓ کی نظیر کو چھوڑ کر اب سیرت صدیقی کا تذکرہ ہے۔ یہ جملہ مراتب (تمام مرتبے) اور جمیع مناصب (تمام عہدے) الہامی کتابوں میں درج ہیں۔ اور مریدان کی خوش فہم کے لیے بمصداق ہر چہ پیدا ئے شود از دور پندارم توئی۔ ہر ایک پیشگوئی کے مورد خاص اور مصداقِ (محورِ) صحیح مرزا صاحب ہی بنے ہوئے ہیں۔

مرزا صاحب اشتہار میں کہتے ہیں کہ میں صاحب شریعت[1] نہیں اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ کے کمالات معہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کے مجھے دیئے گئے ہیں۔ دریافت طلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک آنحضرت ﷺ بھی صاحب شریعت ہیں یا نہیں۔ اور اگر ہیں تو پھر اس کے کیا معنی ہیں، کہ مرزا صاحب کو نبوت تو محمد ﷺ کی ہی ملی اور معہ ذالک (اسکے ساتھ) صاحب شریعت ہونے کا افتخار حاصل نہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب تک اس راز کو مخفی رکھنے میں کوئی مصلحت حائل ہے۔ آخر ایک ایسا دن آئیگا، جب آپ صاحب شریعت ہونے کا بھی صاف لفظوں میں اقرار کر کے اِس غلطی کو بھی بیچارے مریدوں کے سر تھوپیں گے۔ اور جس طرح آپ نے آج ''من نیستم رسول'' (ترجمہ میں رسول نہیں ہوں)۔ کے معنے ''من رسول ہستم'' (ترجمہ میں رسول ہوں۔) بتلائے ہیں۔ اسی طرح آگے چل کر ان منفی الفاظ کو بھی مثبت فرمادیں گے اور اُس وقت بتلایا جائے گا۔ کہ مسیح علیہ السلام

---

[1] مرزا صاحب کی اپنی کلام پر وہی تحدی (غالب آنے کی جدوجہد) ہے جو قرآن پاک کو براہین سے تمسک ہے۔ جو مسلمانوں کو قرآن سے فرقہ کا نام بھی احمدی رکھ لیا ہے۔ حالانکہ الہام براہین صفحہ ۵۲۲ میں محمدی رہنے کی ہدایت ہوئی تھی کیا یہ سب امور صاحب شریعت ہونے کی تمہید نہیں؟

نے باوجود اتباع واطاعت شریعت موسوی-توریت کے چند احکام منسوخ کر دیئے تھے۔ اسی طرح مجھ کو بھی اتباع شریعت محمدی میں ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کی تصنیفات کو غور سے دیکھنے والے پر مخفی نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے صاحب شریعت نہ ہونے پر بھی کسی قدر ترمیم واصلاح شریعت محمدیہ کی (بزعم خود) کر دی ہے سب سے زیادہ ضروری حصہ اسلام میں عقائد کا ہے اور اسی میں بہت کچھ خلاف پایا جاتا ہے۔ مسلمان اپنے بچوں کو صفت ایمان مجمل (جو تفصیل کا محتاج ہو) ان الفاظ میں یاد کرایا کرتے ہیں۔ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ (ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر) مرزا صاحب بھی اس جملہ پر اپنا ایمان ہونا تحریر فرما چکے ہیں۔ لیکن جو کچھ انہوں نے ہر ایک نمبر پر شریعت محمدیہ سے عدول (نافرمانی، سرتابی، انکار، روگردانی انحراف) کیا ہے اسے مختصراً ظاہر کیا جاتا ہے۔

اللہ پاک کی نسبت

شرع (دین) محمدیہ نے ہم کو بتلایا ہے کہ خدا ایک ہے، کسی کا باپ ہونے یا فرزند بننے سے پاک ہے، نہ وہ جسم ہے اور نہ وہ کسی جسم میں تشکل لیتا ہے وہ اپنی ذات وصفات میں یگانہ ہے۔ اللہ کو ثالث ثلثہ (تین) کہنے والے ملعون و کافر ہیں۔ روح القدس، مسیح، جملہ ملائک اور انبیاء سب اُس کے بندے ہیں۔ اب مرزا صاحب کے الہامات و تحریرات کو دیکھئے۔ موعود اور الہامی فرزند کا خطاب ان الفاظ میں درج فرماتے ہیں۔ فرزند دل بند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ (گویا خود خدا آسمان سے اتر آیا) یہاں آپ نے خدا کا جسم انسانی میں متشکل ہونا مان لیا ہے پھر مسیح کے نزول من السماء (ترجمہ: آسمان سے نازل ہونا) پر تو آپ کو سو اعتراض ہیں۔ اللہ پاک کے نزول من السماء (ترجمہ: آسمان سے نازل ہونا) پر اور وہ بھی اسکو اپنا فرزند بنا کر پر ایک اعتراض بھی نہیں۔ اپنے اقتدار سے کُن کہنے اور زمین و آسمان کے پیدا کرنے کا ذکر آئینہ کمالات میں ہے۔ پھر ایک اور الہام یہ ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ مرزا صاحب کے مذہب میں اسکو لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، (ترجمہ: نہ اس نے کسی کو جنا، اور نہ کسی نے اسے جنا) کا ترجمہ کہنا چاہیے۔ ایک اور الہام یہ ہے تو میرے ساتھ ایسا ہے، جیسے میری توحید و تفرید۔ یہاں مرزا صاحب نے اپنا درجہ صفات ربانی کا قرار دیا اور انسان فانی ہو کر ازلی وابدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ توضیح المرام میں تثلیث پاک کا مذہب نکالا اور روحانی طور پر مسیح کا اور اپنا ابن اللہ ہونا صحیح بتلایا۔ ایک اور الہام مرزا صاحب کا ہے أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِيْ (ترجمہ: آپ میرے لیے میرے بیٹے کی طرح ہیں۔)

ملائکہ کے متعلق

شرع (دین) نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ نورانی جسم والے اللہ کی مخلوق ہیں۔ وہ گروہ در گروہ ہیں۔ کسی گروہ کا کام تسبیح و تقدیس ہے، کوئی ہوا پر مؤکل ہے۔ کوئی پانی پر، کوئی رزق رسانی پر، کوئی قبض ارواح پر، کوئی سوال مقبور پر، کوئی نفخ صور پر۔ وہ مومنین کی شیاطین سے حفاظت کرتے ہیں اور انبیاء اللہ کی نصرت کے لئے بارہا زمین پر اترتے ہیں۔ اور وہ اہل ایمان کے لئے دعائے مغفرت و توفیق طاعت میں مشغول رہتے ہیں جبریل علیہ اسلام انبیاء اللہ کے پاس وحی پاک لایا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے۔ چند غزوات میں مسلح ہو کر

آنحضرت ﷺ کی نصرت و خدمت کیلئے آئے تھے۔ عزرائیل علیہ السلام قبض ارواح پر مامور ہیں۔ بہت سے فرشتے جو نیک بندوں اور بدکاروں کی جان نکالنے پر جُدا جدا مامور ہیں، اُن کے ماتحت ہیں۔

مرزا صاحب کو دیکھئے، وہ کہتے ہیں کہ ملائکہ نام ہے ستاروں کی ارواح کا یہ روحیں ایک قدم بھی اپنے ہیڈ کوارٹر سے آگے پیچھے نہیں ہوتیں۔ آفتاب کی روح کا نام جبرئیل ہے، وہ بھی کبھی زمین پر نہیں آیا، جبریلی نور ہر ایک پر پڑتا ہے نبی پر بھی اور فاسق پر بھی، اُس رنڈی پر بھی جو شراب پیئے یار کو بغل میں لئے پڑی ہو۔ فرق صرف اس قدر ہے جتنا چھوٹے بڑے آئینہ کا۔ عزرائیل زمین پر نہیں آتے۔ اور اکیلا فرشتہ اتنی بڑی دنیا میں خصوصاً بیماری اور جنگ کے ایام میں یہ خدمت کیوں کر سکتا ہے۔

کتابوں کی نسبت

شرع (دین) محمدیہ ﷺ نے ہم کو سکھلایا ہے کہ جملہ کتابوں پر ایمان لانا چاہئے توراۃ، زبور، انجیل، کو نور ہدایت سمجھنا چاہئے، اور قرآن پاک کو ان سب کا مہیمن (گواہِ صادق، محافظ)، اور قول فصیل، فیصلہ کن بات، قطعی اور آخری بات، تسلیم کرنا چاہیے۔ مرزا صاحب کو دیکھئے کہ توریت میں جو قصہ حضرت ایلیاہ کے مجسمہ العنصری رفع اِلی السماء کا ہے۔ اس انکار کرتے ہیں۔ اور انجیل میں حضرت مسیح نے جن صاف اور صریح اور نہائت واضح الفاظ میں اپنے دوبارہ قبل از قیامت تشریف لانے کا ارشاد فرمایا ہے، اس سے روگرداں ہیں۔ قرآن مجید جب حضرت مسیح کے قتل و صلب کی نفی کرتا ہے، تو مرزا صاحب پر زور الفاظ میں ان کا صلیب پر لٹکائے جانا بیان کرتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ آیات قرآنیہ میں جن الفاظ کو اپنے مطلب کے خلاف پاتے ہیں، انکو حذف کر کے از سر نو نظم قرآنی قائم کرتے ہیں جس کی نظیر ازالہ میں آیت او ترقی فی السماء (ترجمہ: یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں) موجود ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی نسبت

شرع (ڈین) محمدیہ ﷺ نے ہم کو بتلایا ہے کہ تمام انبیاء صداقت اور تبلیغ میں مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ سب پر یکساں ایمان لانا ہم پر فرض ہے۔ ایک نبی کی تکذیب یا توہین تمام انبیاء کی تکذیب اور توہین ہے۔ انبیاء کے پاس وحی الٰہی پاک فرشتوں کی حفاظت کیساتھ بھیجی جاتی ہے۔ جس میں کبھی شیطان دخل نہیں کر سکتا اور نہ انبیاء کو وحی ربانی کے متعلق کوئی غلط فہمی یا شک پیدا ہو سکتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسی علیہ السلام، حضرت محمد رسول ﷺ اولوالعزم (ہمت، بلند ارادے رکھنے والے) رسول ہیں۔ اور ان کو خاص فضیلتیں حاصل ہیں۔ محمد رسول ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں۔ قیامت تک آپ کے بعد نہ کوئی نبی بنایا جائے گا، اور نہ رسول۔ آنحضرت ﷺ کے اقرار رسالت اور نصرت کا میثاق (عہد) تمام انبیاء سے لیا گیا ہے۔

اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب کی تعلیم و تفہیم یہ ہے کہ انبیاء کی جماعت کثیر نے جھوٹی پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔ انبیاء نے دھوکا کھا کر شیطانی الہام کو ربانی وحی بھی سمجھ لیا ہے۔ شیطانی کلمہ کا دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ آنحضرت ﷺ کو قرآن

مجید کے بعض الفاظ کے معانی و حقیقت معلوم نہ ہوئی ہو۔ دیکھو ازالہ صفحہ (٦٢٨، ٦٢٩، ٦٩١) مسیح علیہ السلام کا مکاشفہ (خدا سے وجدانی تعلق کے ذریعے حاصل کردہ) صاف نہ تھا۔ حضرت مسیح ہدایت و توحید و دینی کام میں ناکامیاب رہے مسیح کے معجزات اعجوبہ نمائی تھے۔ میں ان کو مکروہ و قابل نفرت سمجھتا ہوں (ازالہ صفحہ ٦٢٨، ٦٢٩، ٦٩٠) کیا اس تعلیم سے انبیاء ورسل کی عصمت و معجزات اور معرفت و کمالات کی عظمت وہی قائم رہ سکتی ہے جس کا قائم رکھنا شریعت محمدیہ نے فرض بتلایا ہے؟

بعث بعد الموت کے متعلق

اللہ پاک نے قرآن مجید میں حضرت خلیل الرحمن کا قصہ بیان فرمایا ہے جس میں چند زندہ پرند کو ذبح کرنے، ان کے گوشت پہاڑیوں پر پھینک دینے اور پھر حضرت خلیل الرحمن کی آواز پر پرندوں کا زندہ ہونا مذکور ہے۔ اور بتلایا گیا ہے کہ مردوں کا زندہ کیا جانا اِس طرح پر ہو گا۔ پھر ایک بزگوار کا دوسرا قصہ بیان فرمایا ہے، جنہوں نے ایک پرانی بستی کے خرابہ کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ لوگ کیوں کر زندہ کئے جائیں گے۔ اللہ پاک نے اُن کی سواری کو اور اُن کو موت دی، اور سو سال کے بعد پہلے اُن کو زندہ کیا، پھر ان کی آنکھوں کے سامنے حمار / گدھے کے گرد و غبار کو گوشت و پوست سے مبدل / تبدیل فرمایا۔ انہوں نے ہڈیوں پر گوشت کو چڑھتے اور مٹی سے جسم حیوانی کو بننے اور مردہ کو زندہ ہوتے بھی دیکھا۔ اور پھر یہ بھی دکھایا گیا کہ طعام یعنی کھانا ذرا بھی نہ بگڑا تھا۔ اس میں دونوں باتیں دکھلائی گئی ہیں، کہ خدا اس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اور اس طرح اپنی حفاظت سے جسے چاہے بچا لیتا ہے۔ مرزا صاحب کو دونوں قصوں کی حقیقت سے انکار ہے۔ حضرت خلیل الرحمن کے قصہ کو گوبر اور دہی آمیزش سے بچہ پیدا ہو جانے کی ترکیب پر محمول یعنی گمان کرتے ہیں۔ اور دوسرے قصہ کو ایک خواب سے بڑھ کر نہیں مانتے۔

احوال برزخ اور عذاب و نعم قبر کی احادیث

رہی احوال برزخ اور عذاب و نِعَم قبر کی احادیث ان کا فیصلہ مرزا صاحب اس طرح کرتے ہیں کہ موت کے بعد ہی انسانی روح جنت یا دوزخ میں چلی جاتی ہے۔ اب اگر اُن سے جنت یا دوزخ کی حقیقت پوچھئے تو اور ہی گل کھلاتے ہیں۔ مرزا صاحب کو موزانہ کرنا چاہیے کہ کیا یہی وہ عقائد ہیں، جو شریعت محمدیہ نے تعلیم کئے ہیں۔ اور کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خود بدولت صاحب شریعت بھی ہیں۔

عقائد کے بعد عادات و عبادات و معاملات میں بھی ایسی ہی مثالیں مل سکتی ہیں۔ اور معترضین نے پیش کی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب شرع محمدی سے دیدہ و دانستہ تخلف یعنی انحراف و انکار کرتے ہیں۔ میں اس لئے ان کا ذکر نہیں کرتا کہ ان سے ذاتیات پر حملہ کرنے کا شبہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک قابل غور صرف یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب محمد ﷺ ہی بن گئے ہیں۔ تو پھر صاحب شریعت کیوں نہیں۔ شاید انہوں نے سوچا ہو کہ میں صاحب شریعت ہونے سے انکار کر کے بہت سی ملامتوں اور اعتراضوں سے بچ سکوں گا۔ لیکن یہ خیال نہ کیا، جب وہ نبوت محمدیہ کو لے کر بروز فرماتے ہیں تو پھر آنحضرت ﷺ کے لیے یہ کس قدر منقصت یعنی توہین، مذمت کا باعث ہے، کہ کسی زمانہ میں حضور ﷺ کی نبوت بلا

شریعت بھی پائی جائے۔ یہ مقام تو بہت ہی غور کے قابل تھا۔ اسی اشتہار میں مرزاصاحب نے اپنے آپکو محمد ثانی بھی کہا ہے۔ اور اسی اشتہار میں کمال اتحاد کی وجہ سے نفی غیریت بھی کی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اول اور ثانی کا اطلاق غیریت جتلانے کے لئے کیا جایا کرتا ہے یا غیریت کی نفی کرنے کو؟ مرزاصاحب نے من توشدم تو من شدی (ترجمہ "میں تم بن گیا، تم میں ہو گیا)۔ کہہ کر کمال اتحاد کا ثبوت دیا ہے۔ اول تو جب تک من کہنے والا اپنے آپ کو من اور مخاطب کو تو کہنے کی حالت میں ہے، اِس وقت تک کیوں یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ منی اور توئی کی تقیدات سے نکل گیا ہے۔ دوم مرزاصاحب کو تو محمد ﷺ بن جانے میں وہ شرف ہو سکتا ہے، جو ذرہ ناچیز کو آفتاب جہاں تاب بننے میں۔ مگر سید الانبیاء وفخر رسل کو مرزاصاحب غلام احمد قادیانی بننے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے؟

مرزاصاحب کی تصنیفات دیکھنے سے جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے اُس پر بھروسہ کر کے میں کہہ سکتا ہوں کہ محمد ثانی آپ اس لئے بنے ہیں کہ نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول آپ کے پیش نظر ہے۔ چنانچہ پہلے مرزاصاحب مثیل مسیح بنے تھے۔ مگر پھر مسیح کے مکاشفہ کو مکدر یعنی غلط بتلایا۔ اور ان کے معجزات کو اپنے لئے ننگ و عار یعنی بعث شرم سمجھا۔ آنحضرت ﷺ پر جزوی فضیلت کثرت براہین، ودلائل میں آپ اپنے لئے تجویز کر ہی چکے ہیں۔

اب میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ جن پیشگوئیوں کی بنیاد پر مرزاصاحب نے اپنی غیب اور غیب دانی کی بنا پر نبوت ورسالت کا اظہار کیا ہے، وہ کیا حالت رکھتی ہیں۔ مرزاصاحب نے اپنی پیشگوئیوں کی تعداد دوسو سے زیادہ تحریر کی ہے جن کی تفصیل نامعلوم محض ہے۔ (جن کا پتا ہی نہیں ہے۔)

نوٹ: یہ ابتدائی بات ہے بعد میں دس لاکھ نشانات کا اعلان کیا (تذکرہ الشہادتین) کل اسلامی دنیا کی نگاہ ایک صرف ایک ہی پیشگوئی پر ہے۔ جس کا تعلق مرزاصاحب کی ذاتِ خاص سے ہے۔ محمدی بیگم کے متعلق الہامی الفاظ جو مرزاصاحب پر نازل ہوئے ہیں۔ وہ أَنَا زَوَّجْنَا كَهَا (ترجمہ: ہم نے اس کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیا) ہیں، زَوَّجْنَا كَهَا (ترجمہ: ہم نے اس کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیا) ماضی کا صیغہ ہے، اور ظاہر کرتا ہے کہ اللہ پاک کے حکم سے تزویج (یعنی نکاح) ہو چکی ہے۔ اگر یہ ارشاد ربانی ہے تو تعجب ہوتا ہے کہ تدابیر انسانی کیوں کر اسے ملیامیٹ کر سکیں، کہ وہ عفیفہ (پارسا عورت) دس بارہ سال سے اپنے جائز شوہر کے گھر میں آباد وشاد ہے۔

مرزاصاحب! میں خیال کرتا ہوں کہ اس پیشگوئی کا حوالہ آپ کے دل دردمند کو دکھانا بھی ہے۔ مگر آپ فرمائیں کہ میری غرض نہ گستاخی ہے، نہ آپ کو صدمہ پہنچانا۔ بلکہ صرف اِس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے بذات خود جناب والا کو قلبی وشغفی اور روحی رجائی (بے یقینی کی کیفیت میں مُبتلا شخص) تعلق ہے۔ اسی ایک الہام پر آپ کے اظہار غیب کی قابلیت اور اس قابلیت کی بنیاد پر اپکے رسالت ونبوت کے دعوے کی صداقت کا بہت کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ اِس بارہ میں میری التماس یہ ہے کہ مرزاصاحب ایک مستقل رسالہ تحریر فرمادیں جس میں ناکامی یا دیر کے وجوہ اور دلائل مفصل درج ہوں۔ اس کتاب میں یہ بھی ذکر کیا جائے کہ اصل الہام میں باکرہ یا ثیبہ ("باکرہ" وہ عورت جس کے ساتھ ابھی مرد نے جماع نہ کیا ہو- "ثیبہ" مرد جو عورت کے ساتھ رہا ہو

عورت جو مرد کے ساتھ رہی ہو۔ یہ لفظ مذکر و مونث کے لیے مستعمل ہے)کا لفظ کیوں ہے ؟ کیا الہام کنندہ کو یہ تو خبر ہو گی کہ اِس مستورہ نے آپ کی زوجہ تو ضرور بننا ہے۔ مگر یہ اطلاع کیوں نہ ہوئی کہ اس کا پہلا نکاح ہو گا، یا پچھلا۔

صورت سوال یہ ہے کہ حرف "یا" شک کے موقعہ پر بولا جایا کرتا ہے۔ اگر یہ الہام عالم الغیب کی جانب سے ہے، تو اسے شک کیوں ہوا؟ اور جب الہام اظہار غیب کے لئے آپ پر نازل ہوا ہے تو شکیہ جملہ سے حتمی طور پر اظہار غیب کیوں کر تصور ہو سکتا ہے۔ مرزا صاحب سے یہ بھی التماس ہے کہ جو مرید تکمیل یافتہ ہیں، اُن کے نام شائع کر دیں۔ تا کہ ناتعین / ناقدین کو مخالفین کے ساتھ حوصلہ بحث نہ رہے اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ جن کے پاس مرزا صاحب کی عطیہ مند نہ ہو اُسے ہمیشہ ناقص ہی سمجھتے رہیں (جن کے متعلق مرزا صاحب کی طرف سے کامل ہونے کی تصدیق نہ ہو ان کو ناقص ہی سمجھیں۔)۔ مریدان مرزا صاحب التماس ہے کہ کوشش فرما کر داغ ناواقفیت کو مٹائیں۔ ورنہ رسول پاک سے ایسی استغناء یعنی بے رخی ، ایسی لاپرواہی تو کفران نعمت بلکہ کفر حقیقت ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

فقط

تمت بالخیر

تمام شد

قارئین سے استدعا ہے کہ یہ رسالہ بہت ہی پرانا ہے۔ کافی عرصہ سے نایاب تھا۔ احباب کے اصرار سے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ اگر اس میں کسی قسم کی غلطی ہو تو آگاہ فرمادیں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں تصحیح ہو جائے۔

ہم انشااللہ اپنے اباواجداد کی تمام قلمی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب اسلامی شائع کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب وکامران فرمائے۔ آمین

برائے ایصال ثواب

حضرت قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری اور آپکے والدین

حضرت حافظ حکیم عبدالحکیم صاحب قریشی صدیقی سنامی

حضرت عبدالعلیم صاحب قریشی صدیقی سنامی

حضرت حکیم غلام کبریا صاحب قریشی صدیقی سنامی

حضرت مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحب مرحوم اور آپ کے والدین

حضرت مولانا قاضی حبیب الرحمن صاحب منصور پوری

مفت منگوانے کے پتے

شیخ عبدالشکور قریشی صدیقی سنامی سلیمانی منزل بلاک جی، ڈیرہ غازی خان

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان

عبدالسعید قریشی سنامی ایڈووکیٹ شکور کالونی سٹی کونسلر

عبدالوحید صاحب سلیمانی ادارہ مطبوعات سلیمانی اردو بازار لاہور

مولانا قاری عبدالرشید صاحب قاسمی شان اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور